فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
یوم: اتوار
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۹/۲۴ | ۱۰ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ - ۱۷ ہجرت ۱۳۴۹ ہش - ۱۷ مئی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۱۳

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

آپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے لیکن کمزوری بہت ہے

ربوہ ۱۶ مئی۔ گزشتہ رات راولپنڈی سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا کل ۱۵ مئی بروز جمعہ آپریشن ہو گیا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ انتڑی میں رکاوٹ تھی جو دُور کر دی گئی ہے انڈے جتنی پتھری نکلی ہے۔ اگرچہ کمزوری بہت ہے لیکن عام طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو آپریشن کے بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین ؏

مغربی افریقہ کا تبلیغی دورہ نہایت کامیابی سے مکمل کرنے کے بعد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بخیر و عافیت ایمسٹرڈم پہنچ گئے

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، یورپ کے مبلغینِ اسلام اور ہالینڈ کے احبابِ جماعت نے پرتپاک خیر مقدم کیا

حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

ایمسٹرڈم (ہالینڈ) ۱۴ مئی ۱۹۷۰ء۔ بذریعہ کیبل گرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے اور اسی کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نتیجہ میں قریباً پانچ ہفتہ تک مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون کا تبلیغی دورہ نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ مکمل کرنے کے بعد حسبِ پروگرام مع اہلِ قافلہ ۱۴ مئی ۱۹۷۰ء کو بخیر و عافیت ہالینڈ کے شہر ایمسٹرڈم پہنچ گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

چنانچہ ایمسٹرڈم سے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اپنے کیبل گرام مرسلہ ۱۴ مئی کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ ۱۴ مئی کو ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر سیرالیون* کے دارالحکومت فری ٹاؤن سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر اسی روز سوا نو بجے شب بخیر و عافیت ہالینڈ کے شہر ایمسٹرڈم پہنچ گئے۔ فضائی مستقر پر ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، نیز ہالینڈ کے مبلغینِ اسلام مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل اور مکرم صلاح الدین صاحب بنگالی نیز جماعتِ احمدیہ ہالینڈ کے دیگر مخلص و فدائی احباب نے حضور ایدہ اللہ کا نہایت پُرخلوص و پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ علاوہ ازیں زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی "مسجد محمود" کے امام مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) کی "مسجد نور" کے امام مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی حضور کے استقبال میں شریک ہونے کے لئے پہلے ہی ایمسٹرڈم پہنچ گئے تھے چنانچہ انہوں نے بھی حضور ایدہ اللہ کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہنے کی سعادت حاصل کی۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مزید مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے

(باقی صفحہ ۸ پر)

التجائے دُعا

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ ربوہ)

السلام علیکم۔ عزیزی منیر احمد کی طرف سے کل ہی ذرا تسلی ہوئی تھی کہ ڈاکٹروں نے ایکس رے لیا، بورڈ بیٹھا اور انہوں نے کہا کہ اب خفیف سی کمی شدتِ مرض میں ہے ورنہ ہم پہلے چار روز قریباً مایوس تھے۔ صرف آپ لوگوں کو بتایا نہ تھا بہت خطرناک حالت رہی ہے۔ مگر اب امید ہے کہ اِس طرح فرق پڑتا رہا تو دو ڈیڑھ ماہ میں ہسپتال سے لے جائے جا سکیں گے مگر سخت احتیاط اور ڈاکٹروں کی نگرانی میں رکھنا ۶ ماہ تک بہت ضروری ہے۔ یہ سُن کر کہ ایک اونس دودھ بھی اندر جانے لگا ہے اجابت بھی ۱۲-۱۳ روز کے بعد تھوڑی ہو گئی تسلی ہو گئی تھی۔ لیکن آج دوپہر کو علم ہوا کہ فون آیا ہے کہ ایکسرے کا بغور معائنہ کرنے کے بعد معلوم ہوا ہے کہ انتڑی میں بھی گرہ پڑی ہوئی ہے جس سے اور مزید اُلجھنیں پیدا ہو رہی ہیں غرض فیصلہ ہوا ہے کہ آج ہی آپریشن کر دیا جائے۔ پہلے ڈاکٹر ان کی حالت اور کمزوری کے پیشِ نظر آپریشن کے حق میں فی الحال تو ہرگز نہ تھے نہ معلوم کیا دیکھا کہ اس خطرہ کو مول لینے کو تیار ہو گئے۔ سخت پریشان ہوں کوئی باہر سے آتا ہے تو میرا دل دھڑکنے لگتا ہے۔

تمام احباب جماعت کی خدمت میں التجاء ہے کہ منیر احمد کی زندگی اور صحت کی دعا بہت دردِ دل سے کریں اللہ اسے اچھا کر دے۔ وہ شافی و کافی حی و قیوم ہے۔ محی الموتیٰ ہے۔ وہ قادر و قدیر مقتدر خدا ہے۔ ہمارا کام تو مانگنا ہے جب تک امید لگی ہوئی ہے۔ وہ قبولیت کا شرف بخش دے تو اس کی رحمت سے بعید نہیں۔

والسلام مبارکہ ۱۵ مئی ۱۹۷۰ء

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ ہجرت۔ کل مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی۔ آپ نے تقویٰ کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر خطبہ پڑھتے ہوئے قرآنِ مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں متقیوں کی علامات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

ربوہ ۱۶ ہجرت۔ مکرم نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید کو ۱۴ ماہ ہجرت کو شدید درد گردہ کی تکلیف ہوئی۔ اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا کریں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ ہجرت ۱۳۴۹ ہش

اشتراکیت کا جواب اسلام کس طرح دیتا ہے

گزشتہ اشاعتوں میں ہم نے ایک حوالہ کی بناء پر وضاحت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کس طرح روحانی اور ایمانی انقلاب لا کر عظیم الشان معجزہ دکھایا تھا۔ اور آج کوئی واحد شخص تو کیا بڑی بڑی جماعتیں بھی یہ دعوے نہیں کر سکتیں کہ وہ ایسا معجزہ موجودہ حالات میں دکھا سکتے ہیں جبکہ آج معاشرہ کی حالت کئی وجوہ سے اس سے بھی بدتر ہے جو عربوں اور دوسری دنیا کی حالت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے زمانہ میں تھی۔

آج تو یہ حالت ہے کہ الحاد اور کفر نہایت منظم ہو کر روحانیات اور ایمانیات کو صفحہ دُنیا سے مٹانے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ باقی باتوں کو جانے دیجئے ایک اشتراکیت ہی کو لے لیجئے۔ آجکل ہمارے ملک میں انتخابات کی آمد آمد کی وجہ سے ایک ہیجان برپا ہے اور ملک کی قریباً تمام سیاسی پارٹیاں ملک میں اسلامی معاشرہ قائم کرنے کی مدعی ہیں۔ ان لوگوں کو نظرانداز کر دیجئے جو محض دوسروں کے اثر کو کم کرنے کے لئے اسلام کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ ہم یہاں صرف ان لوگوں سے پوچھتے ہیں جو کسی نہ کسی حد تک واقعی اسلامی قانون کی حامی ہیں کہ کیا وہ خود اس حد تک اسلام پر عامل ہیں جس حد تک وہ ملک کے موجودہ قانون کے حدود میں رہ کر عامل ہو سکتے ہیں۔

اِس وقت ملک میں اسلام پسند (؟) گروہ کا کہنا ہے کہ ہم پاکستان میں اشتراکیت کو نہیں چلنے دیں گے چنانچہ اس قسم کے نعرے سب کے کانوں میں پڑ رہے ہیں:۔

(۱) بھاشانی ملک میں لاقانونیت پھیلا کر اشتراکیت کے لئے راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں۔
(۲) پاکستان کے غیور مسلمان باطل نظریات کو عبرتناک شکست دیں گے۔
(۳) یوم شوکتِ اسلام اسلامی قوتوں میں وسیع تر اتحاد کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔
(۴) تمام اسلام پسند جماعتوں اور تنظیموں کا متحدہ محاذ بنایا جائے۔
(۵) پاکستان میں غیراسلامی نظریات کی تشہیر کی اجازت نہ دی جائے۔
(۶) سرکارِ دوعالمؐ کا پیش کردہ نظام ہماری دینی و اُخروی نجات کا ضامن ہے۔
(۷) نئی پود کو اسلامی تعلیمات سے پوری طرح آگاہ کرنا ضروری ہے۔

یہ نعرے ہم نے ایک روزنامہ کی ایک ہی اشاعت سے نقل کئے ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ ان نعروں سے واضح ہوتا ہے کہ ملک میں اسلام کے متعلق عوام کی کیا حالت ہے۔ ہم صرف یہاں دُو مثالیں بیان کرنا چاہتے ہیں جن سے معلوم ہو جائے گا کہ موجودہ مادہ پرست دَور میں اشتراکیت کیوں کامیاب ہو رہی ہے اور اسلام اس کے مقابلہ میں نعوذ باللہ کیوں بعض اسلامی ملکوں میں ختم ہوتا جا رہا ہے۔

اشتراکیت دنیا میں "روٹی" کا سوال لے کر آگے آتی ہے۔ دُنیا کا قریباً ¾ حصہ ایسا ہے جو شاید دُو وقت کی روٹی بھی مشکل سے حاصل کرتا ہے۔ اَور ملکوں کو جانے دیجئے صرف اسلامی ملکوں کو لے لیجئے۔ ہمارے اندازہ میں اسلامی ملکوں میں تقریباً نصف حصہ گداگروں کا ہے۔ باقی نصف میں سے بھی شاید ¼ حصہ ہے جو کما کر روٹی کھاتا ہے۔ ان میں سے بھی ¾ حصہ ایسا ہے جو گداگر تو نہیں مگر دوسروں کے سہارے پر زندگی بسر کرتا ہے۔ اشتراکیت کہتی ہے ہم دنیا سے ان لوگوں کو مٹا دیں گے جو خزانے کا سانپ بنے ہوئے ہیں جن کے گوداموں میں اناج کی لاکھوں بوریاں پڑی سڑتی ہیں اور باہر گلیوں اور بازاروں میں قحط زدہ عوام ایک ایک دانے کو ترس ترس کر مر جاتے ہیں۔

ہمیں تجربۃً معلوم ہے کہ اشتراکیت اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکی اشتراکی ملکوں میں آج بھی اکثریت ان لوگوں کی ہے جو سخت محنت و مشقت کرتے ہیں مگر دوزخِ شکم کے لئے کافی ایندھن حاصل نہیں کر سکتے ان کی حالت سرمایہ دارانہ ملکوں سے بھی کہیں بدتر ہے۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ اشتراکی ملکوں میں بظاہر نظریاتی تسکین ضرور موجود ہے اور نوجوان اس سے بہت متاثر ہوتے ہیں خاص کر وہ نوجوان جن کی اکثریت ہے اور جو دُنیا میں ہر طرف اپنی خواہشات میں معاشرتی اور قانونی روک بُری طرح محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ آج تمام سرمایہ دارانہ ملکوں میں یہی حالت ہے اور نوجوان معاشرہ کے لئے زحمت بنے ہوئے ہیں ان ممالک کے پاس اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ اِس لئے ان ممالک میں بعض تو "اک گونا بےخودی مجھے دن رات چاہیئے" کی پناہ لے رہے ہیں اور باقی اشتراکیت کے حامی بن جاتے ہیں۔ خاص کر عرب ممالک میں آخرالذکر حالت ہے۔

(باقی)

سات ہزار واقفین وقفِ عارضی کی ضرورت

یکم ہجرت (مئی ۱۹۷۰ء) سے وقف عارضی کے دوسرے پانچ سالہ دَور کا دوسرا سال شروع ہو چکا ہے۔ احمدی بھائیوں اور بہنوں کو اس سال کے لئے اپنے وقت کا حصۂ وقف (یعنی دُو ہفتے سے لے کر چھ ہفتے تک جتنا ممکن ہو) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے فوراً وقف کرنا چاہیئے۔

واقفین اپنے خرچ پر اپنے تجویز کردہ فاصلہ تک کسی جماعت میں مقرر کئے جاتے ہیں مستورات صرف اپنے گاؤں یا شہر میں بچوں اور مستورات کی تربیت اور تدریس قرآن کریم کا کام کریں گی۔ مردوں کو باہر کی جماعتوں میں بھجوایا جاتا ہے۔

اپنے تعلیمی کوائف اور تجویز کردہ فاصلہ اور عمر وغیرہ کے ذکر کے ساتھ درخواست وقف بھجوائی جا سکتی ہے۔ دفتر سے باقاعدہ مطبوعہ فارم طلب کر کے بھی پُر فرما سکتے ہیں۔ بہرحال تمام احباب اور جماعتوں کو اس طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ امراء صاحبان اور مربیانِ سلسلہ احمدیہ بھی توجہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

حقیقی خوشی

اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ الفضل ایسے خالص مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

قسط ۱۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

ٹیچی مان (غانا) میں تشریف آوری، مقامی احباب کی طرف سے پُرخلوص خیر مقدم اور استقبالیہ ایڈریس

حضور کی بصیرت افروز تقریر اور ایک مسجد کا سنگ بنیاد

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم ۔ اے اپنی تازہ رپورٹ مرسلہ از ٹیچی مان (غانا) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام موصول ہوئی ہے رقمطراز ہیں:-

ٹیچی مان (غانا) ۲۲ اپریل ۱۹۷۰ء

آج کا دن وہ خوش قسمت دن ہے۔ جس دن کے متعلق حضور نے فرمایا کہ آج رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی حیات کے حسین جلوے دیکھے ۔ الحمد للہ۔

آج Techimann کو جانے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ، حضرت میاں مبارک احمد صاحب سلمہٗ مع دیگر افراد قافلہ کے کماسی سٹی ہوٹل سے ساڑھے نو بجے صبح روانہ ہوئے۔ وقت کی کمی اور جماعتوں کی بے حد وسعت کے باعث حضور نے پہلے ٹیچی مان کا پروگرام ایک حد تک منسوخ فرما دیا تھا۔ لیکن مکرم عبدالوہاب آدم مشنری انچارج ٹیچی مان اسٹر کے حضور بلک بلک کر بچوں کی طرح روئے اور اپنے ربّ کریم سے اس انداز سے التجا کی کہ حضور کا دل ان کی محبت اور ایمان سے پگھل گیا۔ اور حضور نے بخوشی ٹیچی مان جانا منظور فرما لیا۔ ٹیچی مان Brong Ahafo برانگ اہافو ریجن کا جس کے انچارج مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب ہیں صدر مقام ہے ۔ اس ریجن میں چار سرکٹ ہیں ، جہاں مشنری کام کرتے ہیں۔ یعنی (۱) Techimann (۲) فیپرا Fiepre (۳) Nkaranza انکرونزا ۔ (۴) Techimann Tia ٹیچی مان ٹیا۔

مکرم وہاب صاحب کی رپورٹ کے مطابق اسی (۸۰) مستقل جماعتیں ہیں۔ Techimann کماسی کے شمال میں ۷۰ میل کے فاصلے پر اچھا خاصہ قصبہ ہے۔ جو گھانا کے اہم مراکز سے سڑکوں کے ذریعے ملا ہوا ہے ۔ مکرم وہاب صاحب کے دست راست عزیزم مکرم شکیل احمد ٹی ۔ آئی کالج کے سابق طالب علم اور محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیروی کے صاحبزادے جو اب ایس ۔ اے منیر کہلاتے ہیں وہاب صاحب کے ساتھ ساتھ کماسی حضور کی خدمت میں حاضر رہے ۔ اکیس کی شام کو واپس کماسی چلے گئے تھے ۔ تاکہ وہاں کے انتظامات کو مکمل کر سکیں ۔ مکرم وہاب صاحب کہتے ہیں انہوں نے سب سے زیادہ مدد کی ۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضور کا قافلہ سات کاروں پر مشتمل تھا۔ ساتویں کار کماسی سے محترم عبداللہ ناصر صاحب (سابق بوائنگ۔ حضور نے ان کا نام بدل دیا ہے) کی شامل ہو گئی ۔ باقی چھ کاریں یعنی تین کاریں جو گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سے کرایہ پر لی گئی تھیں باقی امیر صاحب مولانا اے ۔ یو۔ کلیم مسٹر اسحاقا Mr. Ishaqa اور مسٹر ابراہیم اڈافو Mr. I. Odafo کی کاریں اکرا سے کماسی ساتھ آئی تھیں۔

ٹیچی مان سے دس میل ورے احباب کاروں پر اور گارڈ آف آنر کے طور پر استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے ۔ یہاں سے موٹر سائیکل شانہ بشانہ حضور کے قافلے کے آگے آگے روانہ ہوئے ۔ راستے میں تین Ceremonial گیٹ جو خوشنما کپڑوں سے سجائے گئے تھے سڑک کے آر پار نصب تھے۔ پہلے گیٹ پر جلی حروف میں اھلًا وسھلًا ومرحبا لکھا تھا۔ دوسرے پر اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلام اور اس کا انگریزی ترجمہ اور تیسرے گیٹ پر "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" مع انگریزی ترجمہ لکھا ہوا تھا۔ پہلا گیٹ مشن ہاؤس اور مسجد سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر تھا۔ اس سے آدھ میل ورے سے احباب اور بہنیں اپنے سفید لباس میں ملبوس قطار در قطار کھلے ہوئے چہروں، مسرور دلوں اور عشق و محبت سے سرشار روحوں کے ساتھ حضرت مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام کے موعود نافلہ اور نائب و خلیفہ کو قریب سے دیکھنے اور اس کا استقبال کرنے کے لئے چشم براہ تھے۔ آج عملاً وہ یہی محسوس کر رہے تھے کہ گویا مہدی علیہ السلام خود چل کر ان کے گھر آ گئے ہیں۔ خلیفہ بھی نبی کے وجود کا حصہ ہوتا ہے۔ ہم لوگ شاید اس کا اندازہ اس سے کر سکیں اگر آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام ربوہ کی گلیوں میں چلتے پھرتے، ہنستے بولتے نظر آ جائیں۔ یہ لوگ کچھ ایسی قسم کے جذبات سے سرشار تھے۔ مرد، عورتیں، بچے دیوانہ وار سلام کا تحفہ پیش کر رہے تھے ۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان عاشقوں نے ہم سب کے دل جیت لئے ۔ یہ آپ کا زندہ معجزہ تھا کہ اتنے ہزار میل کے فاصلے پر اجنبیت اور بیگانگی کی سب دیواریں ڈھے گئیں اور اس کی جگہ محبت اور اخوت کے حسین و جمیل مقر آباد ہو گئے۔ یوں تو جہاں بھی گئے جماعتوں کی کثرت اور اخلاص دیکھ کر یہی محسوس ہوا کہ یہ لوگ سب سے آگے ہیں۔

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا است

لیکن سچی بات یہ ہے کہ ٹیچی مان کا رنگ ہی نرالا تھا ۔ ظاہری تیاری بھی اپنی جگہ منفرد تھی۔ حضور پہلے سلیمان جوئی Suleman Jwi کی کوٹھی پر تشریف لے گئے جو انہوں نے حضور کی Reception کے لئے بنائی تھی ۔ یہاں مہمانوں کی مشروبات، آم، اناناس وغیرہ سے تواضع کی گئی ۔ باہر مستورات اپنی زبان میں یہ گیت گا رہی تھیں۔ مہدی آ گیا ہے سب اس پر ایمان لے آؤ ۔ یہیں حضور نے پریذیڈنٹ ابوبکر صاحب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور تحفۃً انگوٹھی پہنائی ۔ حضور نے یہاں چائے کا ایک پیالہ نوش فرمایا (سید شکیل احمد مسٹر ایس ۔ اے ۔ منیر جو سنیانی Suniani میں کالج میں لیکچرر ہیں اور چالیس میل کے فاصلے پر رہتے ہیں کے متعلق حضور نے فرمایا ہمارے لئے یہ شکیل ہیں، ہمارے پرانے شاگرد ہیں۔) انہوں نے اپنے کیریر کے متعلق حضور سے راہنمائی چاہی ۔ حضور نے فرمایا کہ کمپیوٹر کا کیریر تو اچھا ہے لیکن کمپیوٹر کے راز ابھی تک ترقی پذیر ملکوں پر ظاہر نہیں ہوئے۔

حضور نے فرمایا کہ میں احباب اور بہنوں سے مل کر بہت خوش ہوں ۔ یہ ایک روحانی تجربہ تھا ۔ فرمایا کہ آج تو میں بھی ضبط نہ کر سکا۔

ساڑھے بارہ بجے حضور یہاں سے کار پر قریب ہی پنڈال میں تشریف لے گئے جو مکان سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر تھا اور نئی مسجد کے پاس تھا جس کا افتتاح حضور نے فرمانا تھا ۔ پنڈال نہایت خوبصورت شامیانوں

> احباب اور بہنیں اپنے سفید لباس میں ملبوس قطار در قطار کھلے ہوئے چہروں اور مسرور دلوں اور عشق و محبت سے سرشار روحوں کے ساتھ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے موعود نافلہ اور خلیفہ کو قریب سے دیکھنے اور اس کا استقبال کرنے کے لئے چشم براہ تھے ۔ وہ عملاً یہی محسوس کرتے تھے کہ گویا خود مہدی علیہ السلام چل کر ان کے گھر آ گئے ہیں ۔ مرد، عورتیں اور بچے دیوانہ وار سلام کا تحفہ پیش کر رہے تھے ۔ اللہ اکبر کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔

اور ستونوں پر قائم تھا اور پولوں پر لپٹے ہوئے کپڑے کا سرخ اور سبز دھاری دار رنگ تھا۔ یہی رنگ شامیانوں کا تھا۔ سامنے میدان میں لوائے احمدیت اور خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ احباب ایک ترتیب کے ساتھ مربعے کی صورت میں کھڑے تھے اور ایک ہی طرح کے سفید جبہ نما لبادے میں ملبوس تھے۔ ایک ہی طرح کی ٹوپیاں تھیں۔ بہنیں بھی ایک جگہ قطاروں میں سر پر برقعہ نما رداڈالے اور پورا باپردہ لباس پہنے بائیں جانب الگ کھڑی تھیں۔ سامنے معزز مہمان۔ پیراماؤنٹ چیف، چیفس اور انکے چھاتا بردار، عصا بردار اپنے قبائلی لباس میں کرسیوں پر متمکن تھے۔ چند ایک کے نام یہ ہیں Nana Kwakye Ameyan جو ٹیچی مان کے پیراماؤنٹ چیف ہیں اور ہاؤس آف چیفس کے ایکٹنگ پریذیڈنٹ ہیں۔ نانا Kyiamehene۔ نانا Kontihene۔ تاکیوفینوہین Takofinohene۔ گیاسی ہین Gyasi-hene۔ اکواموہین Akwamohene ہیں ان کے علاوہ ایک احمدی چیف —— Abubakar Yaloah بھی تشریف فرما تھے۔ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سپاہیوں کے دستے کے ساتھ حاضر تھے۔ جگہ جگہ ہجوم در خلقت کے اژدہام کے پیش نظر مناسب موقعوں پر سپاہی موجود تھے جو حضور کے قریب آنے پر ادب سے سلام کرتے۔ مسٹر اوپوکو Opoku یہاں کے سیکنڈری سکول (ہمارے یہاں کے انٹرمیڈیٹ کالج) کے پرنسپل Rev. Huisman رومن کیتھولک پادری مسٹر مائیکل ایک ریسرچ سکالر کے نام بھی قابل ذکر ہیں۔ سٹیج پر حضور کے دائیں جانب حضرت صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب اور بائیں جانب الحاج مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب تشریف فرما تھے۔ حضور کے کرسی پر تشریف رکھتے ہی نعرۂ تکبیر۔ اسلام۔ اونکوسو Onkosuo (ترقی کرے) حضرت امیر المومنین اور این چا Oincha (زندہ باد) کے نعروں سے ماحول گونج اٹھا۔ خدام جگہ جگہ اپنی ڈیوٹیوں پر چست اور ہوشیار کھڑے تھے۔ ایک جدت انہوں نے یہ کی تھی کہ ٹائی کی بجائے انہوں نے چاند اور ستارہ لگایا ہوا تھا۔ کالروں کے درمیان ستارہ اور اس کے نیچے ٹائی کی جگہ چاند بہت بھلے معلوم ہوتے تھے۔ مسجد کے اردگرد جماعت نے ایک وسیع خطۂ زمین حاصل کیا ہے۔ جہاں احمدیہ کالونی ایک سٹیلائٹ ٹاؤن کی طرح آباد ہو رہی ہے۔ یہاں ایک اعلیٰ بلڈنگ کا مڈل سکول اور پرائمری سکول پہلے سے موجود ہے۔ عالی شان مسجد اب تعمیر ہو چکی ہے۔ لجنہ کا ہال تعمیر ہونے والا ہے۔ سلیمان جوئی صاحب کی کوٹھی کی تعمیر

حضور کی تقریر کیا تھی! رُوح کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی مجسّم دُعا تھی۔ توحیدِ باری، رسالتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی باطل شکن بعثت، قیامِ دین کی تشریح اور انسانیت کی عظمت کے قیام کے سلسلے میں ایک للکار تھی جس سے دلوں کے زنگ دُھل گئے اور ایمانوں کی تجدید ہوگئی۔

یہیں ہوئی ہے۔ اور اسی کوٹھی میں حضور سب سے پہلے آکر ٹھہرے تھے۔

بارہ بج کر پچیس منٹ (دوپہر) کو تلاوت قرآن مجید سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ ہر جگہ دو مائکروفون کا انتظام ہوتا ہے۔ ٹیپ ریکارڈر بھی موجود تھے۔ سخت دھوپ میں تمام مرد، عورتیں، بچے سکون اور اطمینان کے ساتھ ایک عجیب روحانی لذت دلوں میں لئے گرمی سے بے نیاز کھڑے تھے۔ (مکرم مولوی عبد الکریم صاحب جو تقریریں بھی ریکارڈ کرتے ہیں اور مووی اور سٹل فوٹو لینے کا فریضہ ادا کرتے ہیں دھوپ کی شدت سے نڈھال ہوگئے۔ دھوپ کم نکلتی ہے اکثر بادل چھائے رہتے ہیں لیکن جب نکلتی ہے تو اسکی شعاعیں سیدھی سر پر پڑتی ہیں)۔ تلاوت کے ختم ہوتے ہی خواتین نے عربی قصیدہ یک زبان ہوکر خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد مولانا عبد الوہاب آدم نے جو اسی علاقے کے رہنے والے ہیں اور اشانٹی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، انگریزی میں خوبصورت لکھا ہوا ایڈریس اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ اس ایڈریس میں جس اخلاص، وفا، محبت و عشق کے جذبات کا والہانہ رنگ میں اظہار کیا گیا تھا اس سے متاثر ہوکر کون تھا جس کے دل و دماغ پر ایک خاص روحانی کیفیت طاری نہ ہوئی ہو۔ بہتوں کے آنسو نکل آئے۔

ایڈریس کا ترجمہ ختم ہونے کے بعد Nana Kwyke Ameyan نانا جوکئی ایمی یان پیراماؤنٹ چیف نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ اپنی قوم اور قبیلے اور اکابر کی طرف سے آپ کا دلی خیر مقدم کرتا ہوں۔ ہماری خوش قسمتی ہے اور ہم اس پر فخر کرتے ہیں کہ آپ نے یہاں کی جماعت کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس سرزمین کی عزت افزائی فرمائی۔ اے ہمارے روحانی آقا! (Our Spiritual Master) ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ جو ہم میں رہتا ہے ہماری مدد فرماتے۔ ہم ہمیشہ آپ کو یاد رکھیں گے ہم لوگ بے حد خوش ہیں اور آپ کا استقبال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ آپ خیریت سے واپس (پاکستان) پہنچیں۔

یہ پیراماؤنٹ چیف جو مذہباً عیسائی ہیں اپنے درباری انداز کے شامیانہ نما چھاتے کے نیچے اپنے عصا برداروں اور دیگر چیفس کے جلو میں اپنی جگہ پر سٹیج کے سامنے چالیس پچاس گز کے فاصلے پر سامنے کی قطار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہیں کھڑے ہوکر لاؤڈ سپیکر پر انہوں نے انگریزی میں یہ ایڈریس پیش کیا۔ پھر وہاں سے پورے درباری انداز میں چھاتا برداروں اور عصا برداروں اور چیفس کے ساتھ ایک جلوس کی شکل میں سٹیج کی جانب بڑھے۔ سب نے اپنا قبائلی لباس پہنا ہوا تھا۔ سر پر سونے کا تاج نما زیور تھا جسم پر سونے کے زیورات پہنے ہوئے تھے۔ زریں عصا عصا برداروں نے اٹھائے ہوئے تھے جو اسکے آگے آگے چل رہے تھے سٹیج کے پاس آکر پیراماؤنٹ چیف اکیلے حضور کی جانب بڑھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آگے بڑھ کر سٹیج کے کنارے تک استقبال کیا حضور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور ایڈریس قبول فرمایا۔ حضور نے مصافحے کا شرف بخشا۔ پھر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا تعارف کروادیا۔ اسکے بعد پیراماؤنٹ چیف اسی طرح جلوس میں واپس اپنی سیٹ پر جا بیٹھے۔

اس کے بعد حضور کی محبت اور روحانیت سے لبریز تقریر شروع ہوئی۔ حضور کی یہ تقریر کیا تھی، روح کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی مجسم دعا تھی۔ توحید باری، رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے مشن اور باطل شکن بعثت اور قیام دین کی تشریح اور انسانیت کی عظمت کے سلسلے میں ایک للکار تھی جس سے دلوں کے زنگ دُھل گئے اور ایمانوں کی تجدید ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ میں آپ کے بے ساختہ اظہارِ محبت سے بہت متاثر ہوا اور میری توجہ آج سے اسی سال پہلے کی طرف مبذول ہوگئی جب ایک تنہا آواز اٹھی تھی۔ تمام دنیا اس آواز کو خاموش کرنے کیلئے جمع ہوگئی لیکن وہ آواز خاموش نہ کی جاسکی کیونکہ اللہ تعالیٰ اس آواز کی پشت پر مدد کے لئے کھڑا تھا۔ آج میں نے محسوس کیا کہ آج کی ہر آواز اس آواز کی صدائے بازگشت ہے جس نے بنی نوع انسان کو اپنے خالق کی طرف بلایا تھا۔ پھر آپ نے پیراماؤنٹ چیف کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ پر ایک عظیم دن طلوع ہوا ہے۔ آپ کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔ (اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوم) آپ کی تکریم کا دن آن پہنچا ہے۔ آج سے کوئی آپ کو حقارت سے نہیں دیکھے گا۔ بحیثیت انسان آپ تمام انسانوں کے برابر ہیں۔ انسان میں تمام پیغمبر جو گزر چکے ہیں اور انسانیت کے بہترین نمونے تھے شامل ہیں۔ وہ سب انسان تھے۔ مثلاً حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور سب کے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (حضور کے اس زلزلہ پیدا کردینے والے اعلان پر پادری جو صرف تماشائی کی حیثیت سے بیٹھے تھے چونک پڑے) یہ قرآن کا اعلان ہے۔ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔ بنی نوع انسان کے سید و مولیٰ محمد رسول اللہ فرماتے ہیں میں آپ میں سے ہوں اور آپ مجھ سے ہیں۔ تمام نبی جو مجھ سے چھوٹے ہیں اور میں خود بھی سب انسانوں کے گروہ میں شامل ہیں۔ سب انسان ہیں۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کے بعد سے تمام انسان انسان ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپکو انسانوں میں سے ایک انسان قرار دیکر انسانیت کا مقام کتنا بلند کردیا۔ میرا دل جذبات سے لبریز ہے میری روح آپ کیلئے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ خود اپنے مقام کو پہچاننے کی توفیق پائیں اور کسی انسان کے سامنے جھکنے کی بجائے ہمیشہ خدائے واحد کے سامنے جھکتے رہیں۔ اگر آپ نے قرآن کی اس آسمانی تعلیم پر عمل کیا جو آپ کی عزت شرف اور آپ کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے بھیجی گئی ہے تو وہ دن قریب ہے کہ جو اب تک آپ کے استاد سمجھے جاتے تھے آپ ان کے معلم بن جائیں۔ اس پر تکبیر، اسلام، احمدیت اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند ہوئے۔

پھر فرمایا میں ہمیشہ آپکو اپنی دعاؤں میں روزانہ یاد رکھتا ہوں اور آئندہ بھی یاد رکھونگا۔ میری دعا ہے کہ ہمارا رب کریم ہمیں اپنی گود اور پناہ میں لے لے۔ ہمارے وہ بھائی اور بہنیں جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا ہے اور قربانیاں کی ہیں خواہ وہ قربانیاں مال کی صورت میں ہوں یا محنت اور مزدوری کی صورت میں اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے.....

فرمایا آئندہ بھی اللہ تعالیٰ آپکو سعی مشکور کی توفیق عطا کرتا رہے اور اسی واحد و یگانہ کا نام بلند ہو اور اس کی عظمت اور جلال دلوں میں بیٹھ جائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو دنیا کے محسنِ اعظم ہیں آپ کی محبت سے آپ کے سینے معمور ہو جائیں۔

حضور نے یہ تقریر اشانٹی۔ عربی۔ اردو۔ انگریزی یعنی چار زبانوں میں ارشاد فرمائی۔ تقریر کیا تھی ایک آسمانی آواز تھی۔ اللہ اور اور اس کے رسولؐ اور بنی نوع انسان کی عظمت کے قیام کی غیرت سے لبریز ایک ایسا نعرہ تھا جو افریقہ کے لامتناہی جنگلوں میں بلند ہوا اور جس کی صدائے بازگشت حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قوم کے خون کو صدیوں تک گرماتی رہے گی اور مستقبل قریب میں ایک عظیم روحانی انقلاب کا باعث ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اخلاص اور ایمان کو نوازنے والے خدا کی رحمت سے کچھ بعید نہیں کہ جس قوم کو بزعم خود مہذب اقوام نے اپنے ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنائے رکھا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے کو لیکر تمام دنیا پر چھا جائے۔ اور دُنیا ان کی غلامی پر فخر کیا کرے۔

تقریر کے بعد جو ایک بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی حضور نے لمبی دعا کروائی اور ایک بجکر چھبیس منٹ پر سٹیج سے نیچے تشریف لا کر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہٗ کو ساتھ لے کر پہلے پیراماؤنٹ چیف کے پاس جا کر مصافحہ فرمایا۔ پھر سب چیفس اور ان کے عہدہ داروں کو بھی مصافحہ سے نوازا۔ پھر حضور اپنے عشاق کے ساتھ مسجد کی جانب بڑھے اور ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم دعا کیساتھ ایک بجکر بتیس منٹ پر مسجد کا افتتاحی پتھر نصب فرمایا مسجد کا افتتاحی پتھر نصب کرنے کی جگہ پر جلد جلد سیمنٹ لگایا جا رہا تھا اور بعض دوست اسے جلدی سے لگانے کی تاکید کر رہے تھے۔ حضور نے فرمایا تسلی سے سیمنٹ لگائیں حضور ... اتنا عرصہ کھڑے رہے اور خدا تعالےٰ کے حضور دعا فرماتے رہے۔ پتھر کی تنصیب کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ پھر حضور پنڈال کی دوسری جانب جو پنڈال کے بائیں جانب جنوب مغرب کی طرف تھی اور مسجد سے تقریباً پچاس گز کے فاصلے پر تھی تشریف لے گئے۔ (یاد رہے۔ کہ یہاں قبلہ عین مشرق کی طرف ہے) اور لجنہ اماء اللہ کے ہال کا بنیادی پتھر ایک بجکر ۳۵ منٹ پر رکھا۔ مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم اور مکرم مرزا لطف الرحمن صاحب نے پتھر اٹھانے میں مدد دی ایک چالیس پر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا نے پتھر رکھا حضور نے فرمایا۔ کہ پتھر اٹھانے میں مدد دینے کے لئے طاقت ور خواتین ہونی چاہئیں۔ اس کے بعد تیسرا پتھر مسز عبدالوہاب آدم اور مسز شکیل احمد منیر (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ) نے رکھا حضور نے دعا فرمائی اور ایک بجکر ۴۵ منٹ پر احمدیہ کالونی کا نقشہ دیکھا۔ جو ایک بورڈ پر چسپاں تھا۔ حضور نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام۔ احمدیت۔ حضرت امیرالمومنین زندہ باد کے درمیان مسجد میں محراب کی جانب سے تشریف لے گئے خدام نے دو رویہ کھڑے ہو کر راستہ بنایا ہوا تھا۔ خدام سے ہٹ کر پولیس بھی اپنے طور پر متعین تھی ۱/۲ - ایک حضور مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ مکرم ابراہیم اڈوباکو Ibrahim Adobaku اور ابراہیم بوانٹن Ibrahim Bwaton دونوں کو نماز سے قبل اور ملاقات کے دوران پنکھا جھلنے کا شرف حاصل ہوا۔ پنکھا ایک لمبے بانس پر لگا ہوا تھا۔ مسجد کا مسقف رقبہ ۸۰×۴۰ فٹ ہے۔ اور فرم سرمکجر پر قائم ہے۔ تین گنبد ہوں گے جن کے لئے جگہ چھوڑی ہوئی ہے ۵۲ - ایک مکرم مولوی بی اے بشیر صاحب نے لاؤڈ سپیکر پر اذان دی اور ایک بجکر پچپن منٹ پر تکبیر کہی گئی۔ اس سے قبل اعلان کیا گیا۔ کہ حضور قصر نماز پڑھیں گے۔ مقیم پوری نماز پڑھیں۔ نماز شروع ہونے سے قبل حضور نے دیکھا کہ پہلی صف میں ایک صاحب کے پاس جانماز نہیں تھا۔ حضور نے اپنا جانماز نیچے سے نکال کر بچھانے کے لئے مرحمت فرمایا۔ اسکے بعد ایک بجکر پانچ منٹ پر ملاقات اور مصافحہ شروع ہوا جو ۲-۳ تک جاری رہا۔ مستورات نے بھی حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اندازہ ہے کہ تین ہزار مردوں اور اتنی ہی عورتوں نے حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سے علی الترتیب مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ احباب مسجد کی جانب سے آتے تھے اور مصافحہ کرنے کے بعد شمالی جانب کے رستے باہر نکل جاتے تھے مصافحہ کے بعد اکثر ہاتھ اپنے رخ پر اور جسم پر پھیرتے۔ بعض نے بغل میں حمائلیں لٹکائی ہوتیں۔ جس سے ان کے قرآن کریم سے تعلق کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ مصافحہ کے بعد اللہ اکبر اور حضرت امیرالمومنین اور ... زندہ باد کے نعرے لگتے رہے

اس کے بعد حضور واپس سلیمان صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ حضور نے فرمایا I was moved like anything. آج میں بہت متاثر ہوا اور وہاب صاحب کے حسن انتظام اور جماعتوں کے ضبط و نظم پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ یاد رہے کہ افتتاحی تقریب کے وقت جس ضبط نظم کے ساتھ حاضرین کھڑے تھے اس کو دیکھکر ایک سفید فام عیسائی صاحب نے کہا۔ مجھے علم نہیں تھا کہ افریقہ کے لوگوں میں اتنا ضبط و نظم بھی ہے۔ اس غریب کو یہ بات بھول گئی جس اکسیر اعظم نے عرب کے وحشی بادیہ نشینوں کو ضبط و نظم کے انداز سکھا دئے تھے آج پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے مجاہدین احمدیت کے ذریعے ان لوگوں کو اسی اکسیر اعظم کے جام پلا کر اوج ثریا تک پہنچا دیا ہے۔ حضور پُرنور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت میاں صاحب اور دیگر افراد نے بیگم وہاب اور بیگم شکیل احمد منیر کا تیار کردہ کھانا تناول کیا۔ ایک کھانا پام آئل میں پکایا گیا تھا۔ جو حضور نے پسند فرمایا۔ ناریل کا پانی بھی پیا گیا اور پھر حضور نے مکرم وہاب صاحب کے تین بچوں کو بلا کر ان سے پیار کیا اور تحفہ دیا۔ تین بجکر سترہ منٹ پر کماسی کے لئے روانگی ہوئی حضور نے ارشاد فرمایا کہ اب جماعتیں اور مقامی کاریں ساتھ نہ جائیں۔ یہیں سے رخصت ہوتے ہیں۔ پانچ بجکر بیس منٹ شام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ مع خدام کے چھ کاروں میں واپس سٹی ہوٹل کماسی میں پہنچ گئے۔ گرمی۔ حبس اور سفر کی تکان سے حضور تھکے ہوئے تو تھے۔ لیکن بہت مسرور تھے اور بار بار خوشنودی کا اظہار فرماتے تھے۔ فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی حیات کے حسین جلوے نظر آئے حضور پُرنور اور سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ بھجواتے ہیں نیز حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی سب احباب کو سلام کہتے ہیں اراکین قافلہ کی طرف سے بھی سلام اور دعا کی درخواست قبول فرمائیں۔

جامعہ نصرت ربوہ کی نمایاں کامیابی

قارئین الفضل کو مسرت سے اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۹۶۹ء میں بی اے کا امتحان دینے والی طالبات میں سے مندرجہ ذیل کو وظیفہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جامعہ نصرت کو بیش از پیش انعامات سے نوازے۔ آمین۔

۱۔ عزیزہ صفیہ بشریٰ	۵۔ عزیزہ منصورہ نازلی
۲۔ " محمودہ ایاز	۶۔ " حبیبہ شاہین
۳۔ " سیدہ ناصرہ لطیف	۷۔ " خورشید بانو
۴۔ " نصرت سلطانہ	۸۔ " نجمہ شریف

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

کھیتوں کی زرخیزی اور زمیندار کی خوشحالی کی ضامن

بی۔ ایف۔ ۴۶

نائٹروجن۔ فاسفورس۔ پوٹاش کی دانہ دار مرکب

کیمیائی کھاد

ایک ایکڑ زمین میں صرف دو بوری بی ایف ۴۶ دانہ دار کیمیائی کھاد استعمال کریں

مزید تفصیلات کیلئے رجوع فرمائیے

نیشنل کیمیکل انڈسٹریز کوٹ لکھپت لاہور

وصایا

ضروری نوٹ: بمنظوری وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جاتے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں .... بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیںگے

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۹۹۷

میں محمد سلیم قریشی ولد حکیم احمد الدین صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:۔ محمد سلیم قریشی ۱۴۱/۵۲-B لیاقت روڈ راولپنڈی۔

گواہ شد:۔ مبارک احمد صدر مجلس موصیان راولپنڈی۔

گواہ شد:۔ نور الدین C/O مسلم ٹریڈرز مری روڈ۔ راولپنڈی

مسل نمبر ۱۹۹۹۸

میں قمر النساء بیگم صاحبہ زوجہ قریشی محمد سلیم صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر وصول شدہ (خرچ ہو چکا ہے) بصورت زیورات -/۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ۲ تولے مالیتی -/۱۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ قمر النساء بیگم ۱۴۱/۵۲ B لیاقت روڈ۔ راولپنڈی۔

گواہ شد:۔ مبارک احمد صدر مجلس موصیان راولپنڈی۔ گواہ شد محمد سلیم قریشی خاوند موصیہ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۱۹۹۹۹

میں محمد عبد الستار ولد محمد عبد الصمد صاحب قوم بسی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۶ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد عبد الستار لیکچرار اسسٹنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد:۔ ڈاکٹر منصور احمد بھٹی دار الرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد:۔ محمد احمد لیکچرر تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے بچے امسال ایم اے اکنامکس سال دوم انٹر کامرس۔ دسویں اور نویں جماعت کے سالانہ امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ جملہ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں

شوکت حسین ہیڈ کلرک سٹورز ڈویژن حیدر آباد۔ پاک

۲۔ برادرم سردار عبد الرحمٰن صاحب ۱۰۵/F ماڈل ٹاؤن لاہور کو اب قدرے افاقہ ہے ان کا گردے کا جو اپریشن ہوا تھا اس کے ٹانکے کھل چکے ہیں لیکن زخم ابھی پورا ٹھیک نہیں ہوا۔ میری ایک آنکھ کی نظر بند ہو چکی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ہم دونوں کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سردار رحمت اللہ دار الرحمت ربوہ حال لاہور)

۳۔ خاکسار کو ایک دیوانی مقدمہ درپیش ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ میں خاکسار کو کامیابی عطا فرمائے آمین۔

شریف احمد سندھی چک ۴۲ نہر شمیر روڈ۔ ضلع لاہور

۴۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ عموماً بیمار رہتی ہیں نیز خاکسار بھی متعدد مشکلات سے دوچار ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ واحباب کرام سے والدہ صاحبہ کی صحتیابی اور خاکسار کی مشکلات کے دور ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(منظور احمد محلہ قاضیاں والا کھوان)

۵۔ مکرم نوابزادہ محمد امین خان صاحب کے تازہ مکتوب سے ان کی بیگم صاحبہ کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ ۴/۲ سے زنانہ سول ہسپتال بنوں میں ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سول سرجن بنوں کے زیر علاج ہیں ...... نقاہت تشویشناک حالت تک پہنچ گئی ہے۔"

قارئین کرام سے مکرم نوابزادہ صاحب موصوف کی بیگم صاحبہ کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۶۔ میری والدہ محترمہ عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(حنیف قمر بنت میر عبد الکریم صاحب سعید آباد کالونی کراچی نمبر ۲۴)

۷۔ میری نانی جان محترمہ امینہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد اکرم ۵۰۴۰۵ عرصہ دراز سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ نیز میرے اباجان کو بھی پاؤں کی تکلیف ہے۔ دونوں کی صحت کے متعلق درخواست دعا ہے۔

(نوید احمد گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

میری خوشدامن محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی مرحوم (مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان) مورخہ ۶/۴ بوقت دس بجے شب حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر قریباً ۷۰ سال تھی۔ بہت نیک خاتون تھیں۔

کثیر تعداد میں احمدی اور غیر احمدی مستورات اور بچوں کو قرآن شریف پڑھایا احباب دعا فرمائیں۔ خداوند کریم مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (فضل الرحمٰن سکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ پشاور)

قائدین مجالس سے ایک سوال

ماہ شہادت (اپریل) ختم ہوگیا ہے۔ بعض مجالس نے ابھی تک ماہ امان (مارچ) کی رپورٹس نہیں بھجوائیں۔ براہ کرم جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نیز ماہ شہادت (اپریل) کی رپورٹس ماہ ہجرت (مئی) میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تمام رپورٹس کا ماہ ہجرت میں آنا ضروری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۷۰/۵/۲۰ بروز بدھ بوقت نو بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ جس میں تاریخ پیدائش درج ہو۔ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد۔	۵ فٹ ۶ انچ	وزن	۱۱۲ پونڈ
چھاتی	۳۲ - ۳۰	تعلیم	پانچ جماعت
عمر	۱۷ سال سے ۲۰ سال		

(ناظر امور عامہ)

اعلان دار القضاء

بسلسلہ درخواست نرگس پروین بنت اللہ رکھا صاحب مدعا علیہ سید مظہر احمد شاہ صاحب کو عرضی دعویٰ کی نقل بھیجی گئی تھی مگر ان کو عام طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی اور وہ عدم پتہ ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اخبار ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنا مکمل ایڈریس لکھ بھیجیں۔ نیز یہ بھی لکھیں کہ ان کو قضاء کا فیصلہ منظور ہوگا۔ اور وہ اس کیس کی باقاعدہ پیروی کریں۔ عدم تعاون کی صورت میں کلیتہً ذمہ داری سید مظہر احمد شاہ صاحب پر ہوگی۔

نذیر احمد مبشر
ناظم دار القضاء۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کریں

بچت کا ستارہ

تحفظ اور خوشحالی کا اشارہ

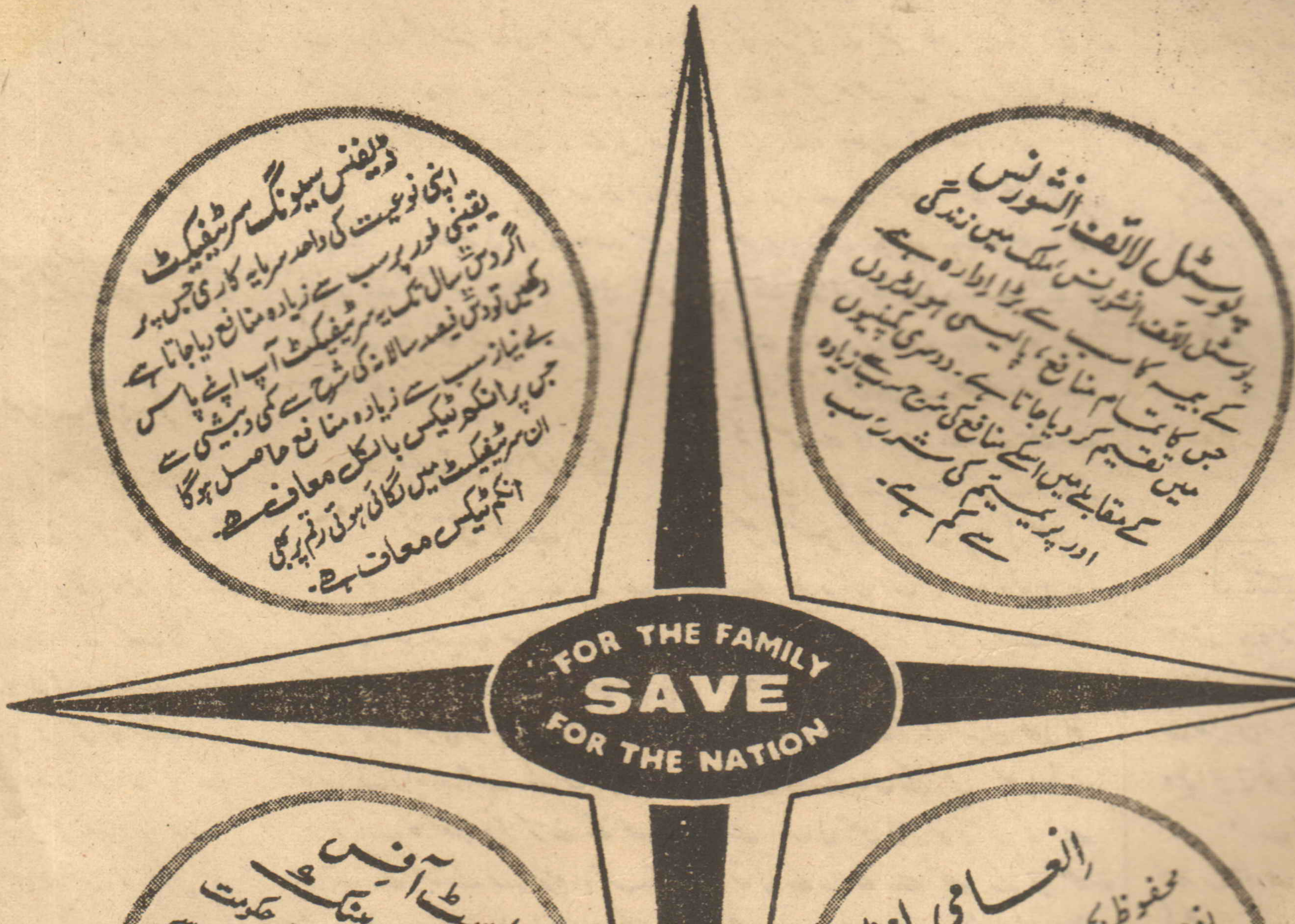

اپنا سرمایہ
قومی بچت کی اسکیموں میں لگائیے

جاری کردہ:- سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز ۔ اسلام آباد
ORIENT

خدام الاحمدیہ کی سترہویں سالانہ پندرہ روزہ مرکزی تربیتی کلاس شروع ہو گئی

محترم سید داؤد احمد صاحب نے ایک ٹھوس اور پُر مغز خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا

ربوہ ۱۵ ماہ ہجرت ۱۳۴۹ ہجری شمسی مطابق ۱۵ مئی ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک چھ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام خدام الاحمدیہ کی سترہویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس "ایوان محمود" میں شروع ہو گئی۔ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر محترم جناب سید داؤد احمد صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ نے چھ بجے شام "ایوان محمود" میں تشریف لا کر ایک ٹھوس اور پُر مغز خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا۔

کارروائی کا آغاز

۶ بجے شام محترم سید داؤد احمد صاحب جب محترم پروفیسر حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی معیت میں "ایوان محمود" میں تشریف لائے تو پاکستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے طلباء اور دیگر حاضرین نے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ آپ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو ربوہ کے ایک خادم عزیز شمس الحق نے کی اور لہور کے خادم عزیز شفیق احمد صاحب نے کلام محمود میں سے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

تربیتی کلاس کا نصاب اور پروگرام

بعدہٗ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب سیال ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس نے تربیتی کلاس کے نصاب پروگرام اور اس میں مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی سے متعلق مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آپ نے کلاس کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ بیرونی مجالس کے نمائندگان مرکز کے پاکیزہ ماحول میں رہ کر عملی طور پر روحانی تربیت حاصل کر سکیں اور اپنی اپنی مجالس میں واپس جا کر انہی خطوط پر تربیتی کلاسز کا انعقاد کر سکیں۔ نصاب کے ضمن میں آپ نے بتایا کہ قرآن مجید، حدیث، فقہ، کلام، قواعد عربی، ردّ عیسائیت، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیز علمی اداروں شہری کاوناخ کے مضامین پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ پروگرام کا آغاز روزانہ نماز تہجد سے کیا جائے گا۔ نماز فجر، درس اور تلاوت قرآن کریم کے بعد اجتماعی ورزش ہوا کرے گی۔ تدریس کے اوقات صبح ۷½ بجے سے ۱۲½ بجے تک ہوں گے ۴ بجے سہ پہر سے پانچ بجے تک خدام تقاریر کی مشق کریں گے۔ جس کے بعد روزانہ ایک علمی تقریر ہوا کرے گی۔ شام کو چھ بجے سے سات بجے تک کھیلیں ہوں گی۔ اور صنعت و حرفت کی عملی تربیت دی جائے گی پونے نو بجے نماز عشاء کے بعد روزانہ کا پروگرام اختتام پذیر ہو گا۔ کلاس میں مجالس کی نمائندگی اور سال بسال اس میں ترقی کی رفتار کا جائزہ پیش کرنے کے بعد آپ نے بتایا کہ گزشتہ سال کلاس میں ۱۷۰ مجالس کے ۳۵۰ خدام شریک ہوئے تھے امسال کلاس کے افتتاح سے قبل تک ۹۰ مجالس کے قریباً ڈیڑھ صد خدام ربوہ پہنچ چکے ہیں۔ خدام کی آمد کا سلسلہ مسلسل جاری ہے اور امید ہے کہ امسال جو ٹارگٹ مقرر کیا گیا ہے وہ پورا ہو جائے گا۔

محترم سید داؤد احمد صاحب کا افتتاحی خطاب

رپورٹ پیش ہونے کے بعد محترم پروفیسر حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے طلباء سے خطاب فرماتے ہوئے مہمان خصوصی محترم سید داؤد احمد صاحب کا تعارف کرایا اور آپ کے ان کارناموں اور خدمات کا مختصراً ذکر کرنے کے بعد جو آپ نے بحیثیت صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ انجام دیں آپ کی خدمت میں کلاس کا افتتاح فرمانے کی درخواست کی۔

محترم سید داؤد احمد صاحب نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے ایک ٹھوس پُر مغز اور بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے موجودہ زمانہ کی علمی ترقی اور نت نئے دنیوی علوم کی تحصیل میں اہل دنیا کے حد سے زیادہ استغراق کا ذکر کرنے کے بعد دینی علوم کی تحصیل اور اس کی اہمیت پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں واضح فرمایا کہ دینی علوم میں سے سب سے اولیٰ اور سب سے اعلیٰ اور سب سے مقدم قرآن مجید کا علم ہے کیونکہ سب علوم کا سرچشمہ اور منبع قرآن ہی ہے۔ آپ نے اس امر کو بڑی تفصیل سے واضح فرماتے ہوئے کہ قرآن کا علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے بتایا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی ذات اس کی صفات اور ان صفات کے عرفان کے متعلق مکمل تعلیم دیتا ہے۔ پھر قرآن میں انسان کی زندگی کے کٹھن سفر میں قدم قدم کے لئے ہدایتیں موجود ہیں۔ نیز قرآن مجید میں آئندہ نسلوں کی ذمہ داری اور ان کی تربیت کے اصول واضح کئے گئے ہیں پھر یہ قرآن مجید ہی ہے جو انسان میں اعلیٰ اخلاق پیدا کرتا اور قوت یقین سے مالا مال کر دکھاتا ہے۔ مزید برآں یہ بھی قرآن مجید کی ایک خصوصیت ہے کہ اس نے بنی آدم کے باہمی تعلقات کی بنیاد اخوت پر استوار کر کے دنیا میں صلح و آشتی اور امن کے قیام کی تعلیم دی ہے۔ پھر قرآن انسانی روح کو جلا دے کر انسان کو روحانی ترقی کی ترغیب دلاتا ہے یہی نہیں بلکہ انفرادی اور اجتماعی زندگی نیز معاشی و اقتصادی کے بہترین اصول بھی قرآن ہی نے بیان کئے ہیں۔ پھر قرآن نے انسانی عقل کی رہنمائی کر کے اسے تباہی کے راستے سے بچنے کے گُر سکھائے ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ گزشتہ زمانوں کی صحیح تاریخ بیان کر کے قرآن نے اس سے سبق حاصل کرنے اور صحیح راہِ عمل اختیار کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ پھر قرآن کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ انسان میں ادیان باطلہ کے حملوں کا کامیاب مقابلہ کرنے کی اہلیت پیدا کر کے انسان کو اسلام کا سچا اور حقیقی خادم بناتا ہے اور اس طرح اسے حقیقی معنوں میں کامیاب المرام اور سرخرو کرتا ہے اور یہ بھی قرآن مجید ہی کا ایک خصوصی امتیاز ہے کہ اس نے دعا کی اہمیت، اس کے فلسفہ اور قبولیت دعا کے گُر بتا کر انسان کو تعلق باللہ کی نعمت سے سرفراز کیا ہے اور اس طرح اسے ہموم و غموم سے نجات دلا کر دائمی خوشی اور خوش حالی کا دروازہ اس پر کھولا ہے۔

آپ نے قرآن مجید کے ان جملہ فضائل اور خصوصی امتیازات کو تفصیل سے واضح کرنے کے بعد طلباء کو خصوصیت سے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ قرآن کے مطالب کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس نور سے استفادہ کیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کو عطا کیا ہے۔

تقریر کے آخر میں محترم سید داؤد احمد صاحب نے خدام کو ان کا عہد یاد دلا کر ان پر اسلام کی سربلندی کی خاطر جان اور مال کے ساتھ ساتھ وقت اور عزت کو قربان کرنے کی اہمیت واضح فرمائی اور اس ضمن میں انہیں بہت زرّیں نصائح فرمائیں۔

اس پُر اثر خطاب کے بعد جو پون گھنٹہ تک جاری رہا محترم سید داؤد احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ طلباء اور دیگر حاضرین شریک ہوئے۔ اس طرح خدام الاحمدیہ کی سترہویں سالانہ پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا سے ہوا یہ کلاس جو پندرہ ہجرت سے شروع ہوئی ہے انشاء اللہ ۳۰ ہجرت تک جاری رہے گی۔

***

بقیہ صفحہ اوّل

حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اچھی ہے۔ نیز حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور دیگر اہلِ قافلہ بھی بخیریت ہیں۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور جملہ اہلِ قافلہ کی صحت و سلامتی اور بخیر و عافیت واپسی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴